

فرقہ واریت کی مذمت

آج امت کے علماء اگر امت کو فرقہ واریت ٹائٹل اور لیبل سے بچالیں تو یہ امت حق پر گامزن ہو سکتی ہے، اللہ نے ہمیں ایک دینی نام دے دیا ہے بس وہی کافی ہونا چاہیے، اس فائل میں تھوڑی کوشش کی گئی ہے کہ امت فقط اسلام جیسے مقدس نام کا دفاع کرنے والی بن جائے۔

کاوش: حافظ محمد اکرم

اہتمام: فہم اسلام لائبریری 03224866850

اللہ نے جو ہمارا نام رکھا

مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۖ هُوَ سَمُّكُمُ الْمُسْلِمِينَ، مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا

تمہارے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر، اس نے تمہارا مسلمان
رکھا ہے، پہلے بھی اور اب بھی۔ (سورہ حج 78)

کس قدر بابرکت نام ہو گا اللہ کا دیا ہوا، جو اس نے سب امتوں کے لئے چنا،
لیکن ہم بد قسمتی سے پھر اپنے نام خود رکھ کر اس پر فخر جمائے بیٹھے ہیں:

~~اہل حدیث، اہل سنت، شیعہ، دیوبند، بریلوی~~

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (سورہ آل عمران 103)

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور تفرقے میں نہ پڑنا۔
اور اللہ کی رسی قرآن و حدیث ہے، جو آسمان سے لٹک رہی ہے رب کی جانب:

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

اور (اے پیغمبر! ان سے) یہ بھی کہو کہ: ”یہ میرا سیدھا سیدھا راستہ ہے،
لہذا اس کے پیچھے چلو، اور دوسرے راستوں کے پیچھے نہ پڑو، ورنہ وہ تمہیں اللہ
کے راستے سے الگ کر دیں گے۔“ لوگو! یہ باتیں ہیں جن کی اللہ نے تاکید
کی ہے تاکہ تم متقی بنو۔ (سورہ انعام 153)

فرقہ واریت عذاب الہی کا باعث ہے

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا جو فرقہ ہو گئے اور اختلاف کرنے
لگے، واضح نشانیاں آجانے کے باوجود، ان کے لئے بہت بڑا

عذاب ہے۔ (سورہ آل عمران 105)

واضح نشانیاں: قرآن و حدیث

فرقہ واریت کی مذمت

~~اہل سنت~~ ~~اہل حدیث~~ ~~بریلوی~~ ~~شیعہ~~ ~~دوبندی~~

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا لَسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ط

جن لوگوں نے اپنا دین فرقہ فرقہ کر لیا، اور گروہ بن گئے
(اے نبی) آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

(سورہ انعام 159)

Syllabus of islam

اسلام کا نصاب



حدیث

قرآن



یہ دو لفظ سیکھ لو، سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے، فرقہ
واریت سے بچ جاؤ گے، قبر و حشر کی سختی سے بچ جاؤ گے
حوض کوثر سے دھکیلے نہیں جاؤ گے، جنت کا داخلہ اور
جہنم سے نجات مل جائے گی

اگر جنتی گروہ بننا چاہتے ہو تو فرقوں کے لیبل اتار دو

نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت کے 73 فرقے بنیں گے،
72 جہنم میں جائیں گے، اور 1 جنت میں:
صحابہؓ نے پوچھا! وہ کون ہوں گے؟
آپ ﷺ نے فرمایا:
جس پر میں اور میرے صحابہؓ ہوں گے۔
(سنن ابی داؤد 4597، جامع ترمذی 2641)
یہ صحابہ اہلسنت، اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی، شیعہ نہ تھے

کیا ہمارا نصب العین اور سلیبس بھی یہی ہے؟

؟

نبی ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں،
جب تک ان کو تھامے رہو گے، کبھی گمراہ نہ ہو گے،
1- اللہ کی کتاب، 2- اس کے رسول ﷺ کی سنت،
(موطا امام مالک 1628)

آج ہمارا نصاب ہماری جماعتی اور مسلکی کتب کیوں؟ ہم کتاب اللہ اور
کتب حدیث کی جگہ اپنے بزرگوں کی تصانیف کا درس کیوں دیتے ہیں؟

جتنے بھی زمینی یا تحریف شدہ مذاہب یا فرقے وجود میں
آئے ان سب کے نام کسی شخصیت سے منسوب ہیں، جبکہ
سچے اور آخری دین کا اپنا ایک نام ہے:

اسلام



اس کے بعد کسی فرقے کی بھی ضرورت نہیں رہتی

اللہ کا دیا ہوا دینی نام اسلام، مسلمان، مسلم
چھوڑ کر کوئی اور ٹائٹل یا لیبل لگا کر اسے اپنا
صفاتی نام قرار دینا بدعت تو ہے ہی، فرقہ بازی تو ہے ہی،
گویا کہ ایسا بھی ہے کہ انسان اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی
دوسری عورت سے منہ کالا کرے، چاہیے وہ عورت کتنی
ہی خوبصورت کیوں نہ ہو، چاہیے وہ عورت کتنی ہی نیک
کیوں نہ ہو، چاہے آپ کو ایک لاکھ فائدے کیوں نہ نظر
آتے ہوں، لیکن یہ بے غیرتی ہی ہوگی۔

ہر بدعت گمراہی ہے:

صفاتی نام انفرادی طور پر پکارے جاتے ہیں، اجتماعی نہیں، اللہ نے قرآن میں صحابہؓ کو حزب اللہ کہا، تو کیا صحابہؓ نے اپنا اجتماعی نام اسے قرار دیا؟ اللہ نے صدقون کہا، سابقون کہا، اور سینکڑوں القابات دیئے،

جو کام نبی ﷺ کر سکتے تھے، وقت موقع محل آیا، اور آپ ﷺ نے نہیں کئے، وہ کام نہ کرنا سنت ہیں،

فرقے کا نام رکھنا، بدعت ہے، بدعت کوئی بھی حسنہ نہیں ہوتی، ہر بدعت ہی گمراہی ہوتی ہے، اور ہر گمراہی ہی جہنم میں لے جاسکتی ہے، جو چیز نبی ﷺ کی وفات کے دن تک بطور دین موجود نہیں، بس وہ دین نہیں

مسلك اور فرقہ تو دور! ہم نے کسی مذہب کو بھی نہیں اپنانا
بلکہ ہم صرف ”دین“ کے پابند ہیں:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (سورہ آل عمران 19)

بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ:

(سورہ آل عمران 85)

اور جو اسلام کے علاوہ دین لے کر آئے گا وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔
مشرکین مکہ خود کو ابراہیمی کہلاتے تھے، جو کہ ہمارے مسلکی ناموں سے
بہت اچھا نام تھا، لیکن قبول نہیں کیا گیا۔



قاپی غور



اگر ہمارا دینی نام اسلام کے علاوہ کوئی اور ہونا بھی ہوتا تو
پیارے نبی ﷺ کے نام محمد کی نسبت سے ہوتا، جیسے
محمدی، لیکن ہمیں ایسی بھی کوئی نسبت نہیں دی گئی، جیسے
عیسیٰؑ کی نسبت سے وہ خود ہی عیسائی بن بیٹھے، حالانکہ اللہ
نے تو ان کو بھی مومن اور مسلمان ہی گردانا تھا۔

کچھ فرقوں کا کہنا ہوتا ہے کہ:

- (1) کہ ہم چونکہ قرآن و حدیث کو مانتے ہیں تو اس لئے ہم فرقہ نہ ہوئے، تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ صحابہؓ قرآن و سنت پر نہ تھے، انہوں نے تو اپنا کوئی نام نہ رکھا؟
- (2) کہ آج کل مسلمان تو ہر کوئی اپنے آپ کو کہتا ہے تو اس لئے ہمیں اپنی الگ سے شناخت رکھنی ہوگی، اگر سارے غلط کام کرنے لگ جائیں تو کیا ہم بھی اپنی اصل کھو کر اس غلاظت میں چھلانگ مار دیں؟

اہل حدیث اہل سنت

دونوں نام کتنے اچھے ہیں، دونوں کا معنی ایک جیسا ہی ہے
لیکن دونوں میں کتنا فرق ہے، ہمارے وطن کے اندر، اس
لئے اچھے ٹائٹل اور لیبل لگانے سے حق کی وضاحت نہیں ہو
پارہی، اور پھر ایک ہی مسلک اور فرقے کی ایک نام پر بس
نہیں ہو جاتی، بلکہ مزید درجنوں نام رکھے جاتے ہیں ایک
مسلک کی کئی کئی جماعتیں ہیں، ان کی الگ سیاسی نسبت ہیں، تو
کیا فائدہ ہوا اسلام کو چھوڑ کر اہل حدیث / اہل سنت بننے کا

اتنی الفت لفظ اسلام سے نہیں جتنی اپنے مسلک کے نام
سے ہے: افسوس ہے!

جماعت کا نام فرقے کے نام پر،
مسجد کا نام مسلک کے نام پر،
رسالے کا نام فرقے کے نام پر،
جلسے کا نفرنس کا نام مسلک کے نام پر،
سوشل میڈیا گروپ کا نام فرقے کے نام پر،
فخر بھی کیا تو اپنے فرقے کے نام پر، لعنت ہے ایسے تفرقے پر

قبر میں سوال دین کا ہونا ہے مسلک اور فرقے کا نہیں۔
نبی ﷺ اور صحابہؓ سے جہادی لشکروں کا نام رکھنا تو ثابت
ہے، برادری اور قبائلی نام تو احادیث میں ملتے ہیں، لیکن
اس طرح کی فرقہ وارانہ تقسیم کی تو مذمت ہی نظر آتی ہے۔
عصر حاضر میں جن طبقوں نے اپنے اوپر کوئی لیبل کی چھاپ
نہیں لگائی ان کا دعوتی سیٹ اپ مضبوط رہا، اللہ نے ان سے
دین کا کام زیادہ لیا، ان کے مراکز و مساجد زیادہ بنی، اور
کفار بھی ان سے زیادہ خائف رہے۔

حق ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے:

قرآن و حدیث میں حق کے لئے ہمیشہ واحد کا صیغہ بولا گیا:
مثلاً سبیل (واحد صیغہ، معنی راستہ) اور اس کا جمع کا لفظ
سبل (معنی راستے) تو سُبُل کا لفظ باطل اور شیطانی
پگڈنڈیوں کے لئے بولا گیا، ایک اور لفظ طریق بولا گیا، جبکہ
اس کی جمع طرق نہیں بولا گیا،
جبکہ ہمارے ہاں کئی راستوں کو حق کہہ دیا جاتا ہے:

سوچنے کی بات

اگر اہل حدیث اور اہل سنت ہی بننا تھا تو پھر اہل قرآن کیوں نہ بن گئے؟
اگر چار اماموں کو ہی برحق کہہ کر ان کے نام پر فرقوں کے نام رکھنے
تھے تو کیا چار خلفاء کی شان ان سے کم تھی جو ان کا انتخاب نہ کیا گیا؟
اگر بریلی اور دیوبند ہندستان کے دو شہروں کے نام سے ہی مسلک
چلانے تھے تو مکہ اور مدینہ آپ کو کیوں پسند نہ آئے؟
اگر بزرگوں کے ناموں پر نسبتیں اختیار کرنی تھی تو صحابہؓ کی ہستیاں
ہمیں کیوں پسند نہ آئیں؟

تقلید نے امت کو کاٹا، تقسیم کی، حرم تک میں چار مصلے
بچھوائے،

تاریخ کے فتنے نے امت کو بہت تاریکی دی، بہت بکھیرا،
قرآن و حدیث ہی ہمارا نصاب تھا، فقہ اور تاریخ نے اس
امہ کو بہت نقصان دیا۔

فتنہ تکفیر نے بھی فرقہ واریت کو پروان چڑھایا۔
سیاسی فرقہ واریت بھی قابل مذمت اور قابل لعنت ہے۔
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبراکتہ

